REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

اخبار احمدیہ

جلد ۲۸ — شمارہ ۴۰

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وّانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ

سالانہ ۱۵ روپے

ششماہی ۸ روپے

ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۳۵ روپے

فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۱۱ ذیقعد ۱۳۹۹ ہجری — ۴ اخاء ۱۳۵۸ ہش — ۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء

قادیان یکم اخاء (اکتوبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل کے ذریعہ موصول شدہ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۷۹ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

”حضور کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔“

احباب اپنے محبوب امامِ ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں فرماتے رہیں۔

★ محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کے باعث کمزور چلی آرہی ہے۔ احباب سیدہ مدظلہا کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان یکم اخاء (اکتوبر) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل وعیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ٭

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے بموجب ہر احمدی رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر ہمارا بھائی ہے

قرآنِ کریم کے مقدس پیغام کو امریکن قوم تک پہنچانے کے لئے قربانیوں کے لئے تیار رہیں

جماعتِ احمدیہ امریکہ کے ۳۲ ویں جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ احباب جماعت فتح اسلام کی آنے والی صدی کی تیاری کریں اور اس کے استقبال کے لئے ضروری ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پیغام پر کماحقہٗ عمل کریں کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اور یہ یاد رکھیں کہ جو بھی جماعتِ احمدیہ میں شامل ہے وہ اپنے رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر ہمارا بھائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے یہ ارشاد اس پیغام میں فرمایا جو کہ جماعتِ احمدیہ امریکہ کے ۳۲ ویں سالانہ جلسے کے موقع پر احبابِ امریکہ کی درخواست پر ارسال کیا گیا تھا۔ یہ جلسہ ۲ ستمبر ۱۹۷۹ء کو اختتام پذیر ہوا۔

پیغام کا اصل متن انگریزی میں ہے۔ وکالتِ تبشیر کے توسط سے اس کے اردو ترجمہ کا مکمل متن ہدیۂ قارئین ہے۔ حضور نے فرمایا:-

”جماعتہائے احمدیہ امریکہ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر میں آپ سب کی توجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس خطبہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا۔ اُس وقت آپؐ ایک ناقہ پر سوار تھے۔ عرفات میں جمع تمام مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے آپؐ نے انہیں انسانیت کے احترام اور وقار کا منشور عطا فرمایا۔ آپؐ نے اعلان کیا:-

”اے لوگو! اِس بات کو سُنو اور یاد رکھو جو میں تمہیں کہہ رہا ہوں۔ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تم سب آپس میں برابر ہو۔ سب شعوب و قبائل کے لوگ خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں آپس میں برابر ہیں۔“

پھر آنحضرتؐ نے اپنے دونوں ہاتھ (اوپر) اُٹھائے اور ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دُوسرے کے ساتھ مِلا کر فرمایا:-

”جیسے اِن دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں آپس میں برابر ہیں ویسے ہی تمام انسان بھی آپس میں برابر ہیں۔ ایک کو دُوسرے پر کوئی تفوق نہیں اور تم سب آپس میں بھائی بھائی ہو۔“

آپ سب جانتے ہیں کہ آج سے نوّے برس قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس جماعت کی بنیاد رکھی۔ اور میں آپ کو بارہا یہ بتا چکا ہُوں کہ آنے والی صدی فتحِ اسلام کی صدی ہے۔ اور وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پُوری ہوگی کہ ”قومیں اِس چشمہ سے سیراب ہوں گی“ اور تمام نسلوں اور قوموں اور ملکوں کے لوگ خُدائے ذوالجلال کی اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھیں گے۔ اور خدا کا وہ پیغام جو اُس کے رسُولِ مقبول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے قبول کرلیں گے۔ اور یہ وُہ وقت ہوگا کہ ساری دُنیا کے احمدیوں سے اُمید کی جائے گی کہ وہ آنحضرتؐ کے اِس ارشاد پر عمل پیرا ہوں۔

میں نے بار بار آپ کو متوجہ کیا ہے کہ آپ فتحِ اسلام کی آنے والی صدی کی تیاری کریں۔ اور اس کے استقبال کے لئے ضروری ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس آخری پیغام پر عمل پیرا ہوں اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ جو بھی اِس جماعت میں شامل ہے وہ اپنے رنگ اور نسل کے باوصف ہمارا بھائی ہے — اِس لئے آپ کھلے دل سے اپنی قدیم رقابتیں فراموش کر دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس اخوت اور بھائی چارہ کی سکینت بخش مرہم سے پرانے زخموں کو مندمل ہونے دیں۔

ایک اَور بات جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرتا ہوں وہ اشاعتِ قرآن کی مہم ہے۔ آپ کو اس امر کا بخوبی علم ہے کہ امریکہ کی جماعتوں نے قرآن کریم کو وسیع پیمانے پر شائع کرنے کی اہم ذمہ داری قبول کی ہے۔ آج میں آپ سب کی توجہ اِس منصوبہ کی اہمیت کی جانب مبذول کراتا ہوں اور آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ پورے عزم کے ساتھ اس میں شامل ہوں اور اس مقدس کتاب کے مقدس پیغام کو امریکن قوم تک پہنچانے کی مقدور بھر کوشش کریں۔ خود بھی مطالعہ کریں، اس پر تدبّر کریں اور اس کی تعلیمات پر عمل کر کے مثالی مسلمان بن کر دکھائیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور دُعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے اور سچا اور کھرا مسلمان بننے کی جُرأت عطا فرمائے۔ آمین۔

میں آپ سب امریکن بھائیوں کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھتا ہوں۔ اور آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کرتے رہے ہوں گے۔ اور آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اِس بات کو اپنی دُعاؤں میں ہرگز نہ بھولیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمتِ اسلام کی توفیق بخشے اور اس کے مواقع بھی عطا فرمائے۔

اب آپ اِس راہ میں قربانیاں پیش کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اور میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو، آپ کا نگہبان ہو اور آپ پر اپنا رحم و کرم نازل فرمائے۔“

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا
۸۸ واں عظیم الشان
جلسہ سالانہ

بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح دسمبر ۱۳۵۸ ہش / ۱۹۷۹ء منعقد ہوگا۔ جلسہ سالانہ ربوہ جانے کے خواہشمند پہلے قادیان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کر کے ربوہ بھی جاسکتے ہیں۔ احباب جماعت بکثرت اِس جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان — ۱۴۳۵۱۶ ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۴ر اخاء ۱۳۵۸ہش

احیائے اسلام کا مؤثر ذریعہ
تحریکِ جدید

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو ایسے نازک دَور میں مبعوث فرمایا جب کہ اسلام صرف نام کا باقی رہ گیا تھا۔ اور اسلام کی صحیح تعلیم دُنیا سے مفقود ہوتی جارہی تھی۔ آپ کی بعثت کی غرض ہی یہ بتائی گئی تھی کہ " یُحْیِی الدِّیْنَ وَ یُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ " یعنی امام مہدی علیہ السلام دُنیا میں مبعوث ہو کر دین کو از سرِنو زندگی بخشیں گے۔ اور شریعت کو پُرانی ہی بُنیادوں پر از سرِنو قائم کریں گے۔ آپ ایک نبی تھے۔ اور نبی کا کام صرف بیج بو دینا ہوتا ہے۔ نبی کی وفات کے بعد اُس بیج کے بوئے جانے کے نتیجہ میں جو پَودا تیار ہوتا ہے۔ اُس پودے کی آبپاشی اور دیکھ بھال خلفاء کرام کے ذمّہ ہوتی ہے۔ اِس لحاظ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بار بار ایک ایسے موعود فرزند کی بشارت دی کہ آپؑ کو اللہ تعالیٰ ایک ایسا فرزند عطا فرمائے گا جو بےشمار صفات کا مظہر ہوگا۔ قومیں جس کے ذریعہ سے برکت پائیں گی۔ اور وُہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

چنانچہ اِس موعود بشارت کے مطابق وہ موعود فرزند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ پیدا ہوئے۔ اور جلد جلد بڑھے۔ اور آپ جماعت کے دُوسرے خلیفہ منتخب ہوئے جن کا کام ساری دُنیا میں دینِ اِسلام کو غالب کرنا اور اسلام کی صحیح تعلیم دُنیا کے سامنے پیش کرنا تھا۔ دراصل احیاءِ اسلام جیسا عظیم کارنامہ ازل سے آپ کے ذریعہ سے ہی مقدّر تھا۔ اِس لئے آپ نے مسندِ خلافت پر متمکّن ہوتے ہی غلبۂ اسلام کو ساری دُنیا میں مقدّر کرنے کے لئے جہاں اور بہت سے کارہائے نمایاں سرانجام دئیے، وہاں "تحریکِ جدید" جیسی عظیم تحریک کا قیام بھی آپ کا احیاءِ اسلام کے لئے ایک کارِ نمایاں ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریکِ جدید کی تعریف مختصر الفاظ میں یوں بیان فرمائی کہ:-

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے ہمیں دُعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام "تحریکِ جدید" ہے"

اور یہ بات حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے حیرت انگیز رنگ میں ان تمام ضرورتوں کو پُورا کیا۔ کیونکہ اِس تحریک کے اجراء سے قبل آپ نے جماعت کی مخالفت کرنے والوں کے خطرناک منصوبوں کے پیشِ نظر جماعت کو اپنے رُوح پرور خطبات اور دِل کی گہرائیوں تک پہنچ کر گرما دینے والے ارشادات کے ذریعہ مالی وجانی قُربانیوں کے اُس معیار پر لاکر کھڑا کر دیا تھا کہ وہ حقیقی اسلام کی خاطر اپنا سب کچھ قُربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور پھر تحریکِ جدید کے نام سے ایک تحریک جاری فرمائی جس کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے دین کی عظمت کو تمام دُنیا میں ثابت کرنا اور احیاءِ اسلام جیسا عظیم کام مقدّر تھا۔

تحریکِ جدید کے ذریعہ احیاءِ اسلام کی خاطر کیا جانے والا یہ کارنامہ کیا کم حیثیت رکھتا ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ کی اِس تحریک پر جماعت نے لبّیک کہتے ہوئے اپنی تمام تر ذاتی ضرورتوں کو پسِ پشت ڈال دیا۔ اور ہزاروں بلکہ کروڑوں روپے کے ڈھیر اپنے آقا کے قدموں میں لاکر ڈال دیئے۔ اور جماعت کے گریجوایٹ بی۔ اے اور ایم۔ اے پڑھے ہوئے نوجوان بہت قلیل گزارہ میں صرف دینِ اسلام کو زندہ کرنے کی خاطر اور قرآن کریم کی حسین اور عالمگیر تعلیم کو دُنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کی خاطر دُور دراز مُلکوں میں چلے گئے۔ اور دُعاؤں اور بے حد محنت کے ذریعہ دینِ اسلام کے جھنڈے دُنیا کے ہر کونے میں گاڑھ دیئے۔ مخالفینِ جماعت نے جب افرادِ جماعت کے قُربانی کے اِس اعلیٰ معیار اور جماعت کی ترقی کو دیکھا تو اپنی مخالفت کو زیادہ تیز کر دیا اور اسلام کو مٹانے کے منصُوبے تیار ہونے لگے۔ اُس زمانہ کے مخالف سیّد عطاء اللہ شاہ صاحب بُخاری اِن الفاظ میں گویا ہوتے ہیں کہ:-

"مسیح کی بھیڑو! تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہُوا۔ جس سے اب سابقہ ہُوا ہے یہ مجلسِ احرار ہے۔ اِس نے تمُ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے" (۱۹۳۴ء)

گویا مجلسِ احرار یہ سمجھتی تھی کہ ہم نے احمدیت کو ختم کر دینا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب ہے اُس نے غیب سے دینِ اسلام کے غلبہ کی خاطر ایسے سامان پیدا کر دیئے اور ایسے دِل احمدیت کو عطا کر دیئے جو ایک اشارے پر دھڑکتے اور دُوسرے اشارے پر اپنا سب کچھ قُربان کرنے کے لئے تیار تھے۔ چنانچہ جماعت کی عظیم مالی قُربانیوں کے نتیجہ میں قرآن کریم کے تراجم مختلف زبانوں میں کروائے گئے۔ اور مبلّغینِ کرام تیار کرکے باہر کے مشنوں میں اسلام کی اشاعت کے لئے بھجوائے گئے۔ اور ساتھ ہی حضرت مصلح موعودؓ نے اللہ تعالیٰ کے حضور ایسی شبانہ روز دُعائیں فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر یہ اعلان فرمایا کہ

"مَیں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نِکلتی ہوئی دیکھتا ہُوں"

اور ساتھ ہی جماعت کو یہ بھی تحریک فرمائی کہ وُہ دیگر قُربانیوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا مضبُوط تعلق بھی قائم کرلیں۔ اور پہلے سے بڑھ کر اِس اہم کام میں مشغول ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ مجلسِ احرار خود ٹکڑے ٹکڑے ہوکر رہ گئی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقعہ پر تحریکِ جدید کے مطالبات کا خُلاصہ بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ:-

"اِن مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔ اوّل جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا۔ خصوصًا نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔ دُوسرے جماعتی کاموں کی بُنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قُربانیوں پر زیادہ رکھنا۔ تیسرے جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریکِ جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔ چوتھے جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا"

(رپورٹ مجلسِ مشاورت اپریل ۱۹۳۹ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس تحریک کو قائم ہوئے اب قریبًا چھیالیس سال گزر رہے ہیں۔ اِس عرصہ میں اِس الٰہی تحریک نے مذہبی دُنیا میں جو عظیم الشان انقلاب پیدا کیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اور دینِ اسلام کا جس رنگ میں احیاء کیا گیا ہے وہ روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔ آج اِس مبارک تحریک، تحریکِ جدید کے ذریعہ تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ قرآن کا ایک وسیع اور مضبوط نظام قائم ہے۔ جس کے نتیجہ میں دہریت اور عیسائیت کے مراکز میں ایک عجیب کھلبلی مچ چکی ہے۔ اور دُنیا کی بیشتر زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

الغرض تحریکِ جدید کے ذریعہ جماعت کی عظیم قُربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام سے کیا ہُوا وعدہ پورا فرما دیا کہ:-

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

اور آج جماعتِ احمدیہ بڑے فخر کے ساتھ یہ کہہ سکتی ہے کہ احمدیت پر سُورج

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کا مسلک یہ ہے کہ نماز میں مسنون دعائیں عربی زبان میں اور انہیں الفاظ میں پڑھنی چاہئیں جو احادیث میں آگئے ہیں

مسنون دعاؤں کے علاوہ خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھک کر دنیا کی ہر زبان میں دعا کی جا سکتی ہے اور کی جانی چاہیئے!

قرآن شریف نے صرف یہی نہیں کہا کہ دعائیں کرو بلکہ اس نے ایک عالم کا عالم دعاؤں کا ہمارے سامنے کھول کر رکھ دیا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳ر ظہور ۱۳۵۸ ہش بمطابق ۳ر اگست ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ بقرہ کی آیت ۱۸۷ تلاوت فرمائی :-

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝

اس کے بعد فرمایا :-

پچھلا خطبہ میں نے روزوں کے متعلق دیا تھا جس میں قرآنی احکام نوجوان نسل کو سمجھانے کے لئے بتائے تھے۔ اور یہ آیت جس سے پہلے بھی

روزوں کے احکام

ہیں اور بعد میں بھی میں نے اس لئے چھوڑ دی تھی کہ اگرچہ اس کا تعلق ماہِ رمضان سے بھی بہت گہرا ہے لیکن ہر عبادت کے ساتھ بھی اس کا تعلق ہے۔ انسان کے ہر فعل اور عمل سے بھی اس کا تعلق ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو جواب دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ چاہیئے کہ دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کامیابی کی راہیں ان پر کھلیں اور ان کی دعائیں قبول ہوں۔

ماہ رمضان دعاؤں کا مہینہ ہے۔ خاص طور پر۔ روزے کے علاوہ ہم نوافل پر بھی خصوصاً زور دیتے ہیں۔ اس ماہ میں تراویح ہوتی ہیں وہ نوافل ہیں۔ اصل تو یہ تھا کہ علیحدہ علیحدہ ہر شخص رات کی تنہائی میں اپنے رب کے حضور جھکتا اور اس سے دعائیں مانگتا۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب آپ نے دیکھا کہ بہت سے لوگ اپنے گھروں کی بجائے (مجبوریوں کے نتیجہ میں) مسجد نبوی میں آکر۔ یا مسجد نبوی کی برکت کے حصول کے لئے تراویح پڑھتے ہیں تو آپ نے ان سب کو اکٹھا کر کے اور باجماعت یہ نوافل شروع کروا دیئے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں تراویح باجماعت شروع ہوئی۔ لیکن جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ بہت سے وہ لوگ جو انفرادی طور پر اس رنگ میں نوافل ادا نہیں کر سکتے۔ وہ لوگ جو

قرآن کریم کا دور

نہیں کر سکتے کیونکہ ان کو قرآن کریم حفظ نہیں مسجد میں آکے ایک حافظ کے پیچھے وہ نماز پڑھتے ہیں اور پورے قرآن کریم کا دور بھی ہو جاتا ہے اور دعائیں بھی کر لیتے ہیں بہت سے دوست ہیں میں جانتا ہوں جو مثلاً شروع رات میں جو باجماعت تراویح پڑھی جاتی ہے۔ اس میں بھی شامل ہو جاتے ہیں اور پھر آخری حصہ رات میں بھی خدا تعالےٰ کے حضور سر بسجود ہوتے ہیں۔ مسجد مبارک میں شروع رات میں تو بہت سے نوجوان اور بچے اور بہت سی مستورات بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ اس کے اپنے فوائد ہیں۔

لیکن اصل چیز یہ ہے کہ دعاؤں کا عام دنوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ موقعہ ملتا ہے انسان کو اور

قبولیتِ دعا کے لئے

انسان کو اپنے رب کو راضی کرنے کی خاطر اور بہت ساری عبادتیں خاص طور پر اس ماہ میں دوسرے مہینوں کے مقابلہ میں زیادہ بجا لاتا ہے۔ مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق آیا ہے کہ آپؐ بڑے سخی تھے۔ لیکن رمضان کے مہینہ میں آپؐ کی سخاوت میں اتنی شدت پیدا ہو جاتی تھی کہ دوسرے مہینوں میں وہ شدت نہیں ہوا کرتی تھی۔ غرباء کا خیال رکھنا۔ نیز مسکینوں کا، جو نسبتاً غریب ہیں ان کو سہارا دینا دعاؤں کے ساتھ، ان کی دنیوی ضروریات کو پورا کر کے۔ تو یہ مہینہ دعاؤں کا مہینہ ہے اور اس میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ چیخنے کی ضرورت نہیں۔ میں دور تو نہیں ہوں کہ زور زور سے چیخ کے مجھے پکارو گے میں قریب ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علیحدہ بھی نماز پڑھ رہے ہو یعنی نوافل تو بالکل خاموشی سے اور بے آواز بھی قرآن کریم نہ پڑھو اور بہت اونچی آواز سے بھی نہ پڑھو۔ ویسے عام طور پر جس طرح پڑھا جاتا ہے۔ نوافل میں اس طرح نہیں بلکہ آواز نکالو منہ سے، سنتِ نبویؐ یہ ہے

اس آیہ میں

ایک اہم چیز

یہ بھی ہمیں پتہ لگتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ دعا کرنے والا جب مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ اسلام بنی نوع انسان کا مذہب ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کَآفَّةً لِّلنَّاسِ ہے۔ تمام انسانوں کے لئے ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جتنی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں ان تمام زبانوں کے بولنے والوں کو مخاطب کر کے خدا تعالیٰ نے کہا اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ تم دعا کرو۔ تم مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ جس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ دنیا کی ہر زبان میں خدا کے حضور عاجزانہ جھک کر دعا کرنے کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ اتنا عرصہ گذر چکا، چودہ سو سال ہونے کو آئے ہیں۔ اتنے لمبے زمانہ میں بھی عربی زبان جو ہے وہ ساری دنیا کی زبان تو نہیں بن سکی۔ یہ صحیح ہے کہ بعثت نبویؐ کے وقت عربی ایک چھوٹے سے خطہ میں بولی جاتی تھی لیکن جس وقت اسلام کا اثر اور رسوخ پھیلا اس وقت مثلاً مصر جو عربی بولنے والا نہیں تھا وہاں عربی بولی جانے لگی۔ اسی طرح مشرق کی طرف بہت سے ممالک ہیں جن میں عربی زبان رائج ہو گئی۔ لیکن ہر انسان تو عربی زبان نہیں

بول سکتا۔ جس وقت قرآن کریم نازل ہوا اور یہ آیت اُتری اس وقت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں

چھوٹا سا خطہ تھا انسانوں کا، جو عربی بولنے والا تھا۔ کہا یہ گیا اُس وقت کہ تم دعا کرو میں قبول کروں گا۔ اور مخاطب ہیں قرآن کریم کے تمام بنی نوع انسان اس آیت کے ٹکڑے سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر زبان میں خدا کے حضور دُعا کی جاسکتی ہے اور کی جانی چاہئیے۔ کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ کہا گیا سب کو مخاطب کر کے' پکارو مجھے۔ تو جو عربی نہیں جانتا وہ کیسے پکارے گا عربی میں۔ وہ تو اپنی زبان میں ہی پکارے گا۔ اور دوسرے کرنی چاہئیے اس لئے کہ اگر کسی کو ٹوٹی پھوٹی عربی آتی بھی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کے اپنی ضرورتوں کو اس زبان میں ادا نہیں کرسکتا۔ تو اللہ تعالیٰ تو علام الغیوب ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن بندے کو تو تسلی تب ہوتی ہے جب وہ اپنی زبان میں اپنا مافی الضمیر دوسرے کے سامنے بیان کردے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کا مسلک یہ ہے کہ نماز میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسنون عربی دُعائیں اسی طرح عربی میں پڑھنی چاہئیں۔ ہر مسلمان کو وہ عربی عبارتیں یاد ہونی چاہئیں۔ خواہ وہ بچہ ہو خواہ اس کے معنی اس نے ابھی سیکھے ہوں یا نہ سیکھے ہوں۔ لیکن نمازمیں ان دُعاؤں کے علاوہ جو ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ورثہ میں ملیں اور جن سے ہمارا

عشق اور پیار کا تعلق

ہے۔ (اس لئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے وہ دعائیں نکلتی تھیں۔ یہ ہمارا پیار کا تعلق ہے) وہ پڑھ لینے کے بعد ہم اپنے رب کے حضور اپنی زبان میں دُعا کرنے کو جائز سمجھتے ہیں اور ضرورت کے وقت یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ ایک یوگوسلاوین عربی کی دُعائیں پڑھنے کے علاوہ اپنی زبان میں بھی دعا کرے۔ ایک انگریز' انگریزی میں بھی دُعا کرے۔ ایک البانین' البانین زبان میں بھی دُعا کرے۔ ایک افریقن جس کی زبان ابھی تحریر میں بھی نہیں آئی لیکن اہل افریقہ اسے بولتے ہیں' وہ اپنی زبان میں دُعائیں کریں تاکہ وہ ایک قریبی تعلق محسوس کریں اپنے پیدا کرنے والے رب کے ساتھ۔ اُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ جس زبان میں بھی دُعا میرے سامنے کی جائے گی اسے میں قبول کروں گا۔ شرائط ہیں یہ کہ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي۔

فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي دو معنی میں ہے۔ قرآن کریم نے اور قرآن کریم کی تفسیر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قبولیت دُعا کے لئے جو شرائط بیان فرمائی ہیں وہ بھی ایک حکم ہے اس کو قبول کریں۔ دُعا کو دُعا کی شرائط کے ساتھ کریں اور دوسرے یہ کہ کسی قسم کا ظاہری یا باطنی شرک نہیں کرنا۔ ایک شخص مشرک ہے اور وہ دُعا کرتا ہے خدا سے۔ تو اس سے قبولیت کا وعدہ یہاں نہیں۔ لیکن وہ خالق مالک بھی ہے۔ وہ ان کی بھی بعض دفعہ سُن لیتا ہے بڑا دیالو ہے وہ۔ لیکن کہا یہ گیا ہے کہ میرے پیار کو حاصل کرنا ہے اگر تو جو شرائط میں نے دُعا کے لئے قائم کی ہیں ان کے مطابق دُعا کرو۔ اور جو

اسلام کے احکام

ہیں، قرآنی احکام ہیں۔ ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو گذارو۔ وَلْيُؤْمِنُوا بِي اور خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اس کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرو جس کا ایک ذریعہ عاجزانہ دُعائیں بھی ہیں تو تمہیں کامیابی اور ہدایت مل جائے گی۔

قرآن کریم نے محض یہ نہیں کہا کہ دُعائیں کرو میں قبول کروں گا بلکہ قرآن کریم نے ایک عالم کا عالم دعاؤں کا ہمارے سامنے کھول کے رکھ دیا ہے۔ اس میں سے (جو ایک لمبا مضمون ہے) کچھ حصے میں نے چنے ہیں آج کے خطبہ کے لئے۔

اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ میں فرماتا ہے:۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (آیت ۲۰۲)

یہاں دُعاؤں کی بنیاد رکھی گئی۔ یہاں یہ فرمایا گیا کہ دنیوی نعماء کے حصول کے لئے بھی دُعائیں کرو اور "وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" کا فقرہ ورلی زندگی اور آخروی زندگی کو باندھ دیتا ہے کیونکہ اسی زندگی کی بنیاد پر اُخروی زندگی کی جنتوں کا انحصار ہے۔ تو بہت بڑا عالم ہمارے سامنے رکھ دیا گیا ہے۔ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً دنیا کی ساری نعمتیں جو خدا تعالیٰ نے انسان کے لئے پیدا کی ہیں تم ان کے حصول کے لئے دُعائیں کرو۔ صرف یہ کہہ کے کہ دُعائیں مانگو خاموشی نہیں اختیار کی۔ بلکہ کیا دُعائیں مانگو اس کے اوپر بھی بڑی وسیع روشنی ڈالی گئی ہے۔ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً کے دو پہلو ہیں۔ ایک ایسی نعمتیں ہیں ہماری ورلی زندگی سے تعلق رکھنے والی جن کا تعلق خود ہمارے نفس کے ساتھ ہمارے وجود کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو

بے شمار قوتیں اور استعدادیں

عطا کی ہیں ان کے لئے دُعائیں مانگو کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق پروان چڑھیں۔ اور ان قوتوں کو اس لئے دیا گیا انسان کو۔ کہ جو یہ کہا گیا تھا کہ تمہاری خدمت پر ہر شئے کو مامور کیا گیا ہے وہ ہر شئے سے خدمت لینے کے قابل ہوجائے۔ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ (الجاثیہ آیت ۱۴) تمہیں ہر طاقت دیدی گئی تاتم ہر شئے سے خدمت لے سکو۔ تو دُعا مانگو کہ اس قدر عظیم نعمتیں جو تمہیں ملیں، آنکھ ہے۔ خدا تمہیں توفیق دے کہ آنکھ سے بہترین اور اعلیٰ ترین اور پورے کا پورا فائدہ اُٹھانے والے بنو تم۔ یہ دُعا خدا سے مانگو۔ بہت سے آنکھوں والے ہیں جو آنکھیں رکھتے ہوئے بھی آنکھوں سے فائدہ نہیں اُٹھاتے اور اندھے کے اندھے اس دُنیا سے گذر جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں بہت جگہ ان کا ذکر آیا ہے۔ کان ہیں جن سے ایک تو تمہارا اپنا مشاہدہ تعلق رکھتا ہے۔ ایک تو تمہارا اپنا حصولِ علم تعلق رکھتا ہے۔ مثلاً کلاس میں بیٹھا ہوا طالب علم اگر کان کھول کے نہ رکھے تو فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ تو رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا میں یہ ساری چیزیں آگئیں۔ تو یہ جتنی نعمتیں ہیں ان سب کے حصول کے لئے دُعا کرو۔ انسان یہ دُعا کرے اپنے رب سے کہ اے خدا جو تو نے مجھے قوتیں اور استعدادیں دی ہیں اپنے فضل سے مجھے یہ توفیق عطا کر کہ میں اپنی

ہر قوت اور استعداد کی نشوونما

کروں اور اُسے کمال تک پہنچاؤں اور ان سے بہترین فائدہ تیری رضا کے حصول کے لئے میں حاصل کروں اور اپنے نفس کی اس کامل اور صحیح نشوونما کے بعد جب خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوجائے انسان کے، تو جو دنیا کی نعمتیں ہیں ان کو حاصل بھی کروں اس رنگ میں جو تجھے پسند ہو اور استعمال بھی کروں اس طریق پر جو تیری رضا کے حصول میں ممد اور معاون ہو۔ بہت سارے لوگ ہیں جو غلط طریق سے خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو حاصل کر کے گناہگار بن جاتے ہیں اور بہت سے لوگ ہیں جو صحیح طریق پر تو خدا کی نعمتوں کو حاصل کرتے ہیں لیکن غلط استعمال کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کو ناراض کر دیتے ہیں۔ تو ایک نہ ختم ہونے والا سمندر ہے دُعاؤں کا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً کے اس فقرے کے اندر جو خدا تعالیٰ نے یہاں بیان کر دیا۔

وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں جو میں نے نعماء عطا کیں جو رحمت اور فضل موسلا دھار بارش کی طرح تم پر نازل ہوئے وہ تمہاری دنیوی اور ورلی زندگی کے ساتھ ہی تعلق نہیں رکھتے۔ اُخروی زندگی کے ساتھ بھی ان کا تعلق ہے۔ بلکہ اُخروی زندگی کے ساتھ ہی ان کا صحیح تعلق ہے اور یہ ساری چیزیں اسی لئے تمہیں دی گئی ہیں کہ تم اپنی

آخرت کو سنوار دے۔ اس واسطے دعا کرو کہ اے خدا ہم جہنم کے عذاب سے بچا اور یہ دنیا کی نعمتیں ایسی اُخروی زندگی کی جنتوں کی راہوں پر چلا کر ان جنتوں تک پہنچانے والی ہوں نتیجہ ناراضگی کی ہمیں جہنم کی طرف لے جانے والی نہ ہوں۔

ہمیں نے بتایا کہ یہ دعا ہے اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار یہ ایک ایسی دعا ہے جس میں دنیا کا ایک عالم کا عالم کھولا گیا اور ہمیں اس چھوٹی سی آیت میں بہت کچھ خدا تعالیٰ نے بتا دیا کہ کیا مانگنا ہے کس طرح مانگنا ہے۔ پھر اس سے آگے ہم چلتے ہیں اس دروازے میں داخل ہو۔ سورۂ تحریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انک علٰی کل شیء قدیر (آیت ۹) اے ہمارے رب ہمارے نور کو ہمارے فائدے کے لئے کامل کر دے اور ہمیں معاف فرما تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم کمزور انسان ہیں گناہ بھی سرزد ہوں گے غلطیاں اور کوتاہیاں بھی ہوں گی ہمارے گناہوں، غلطیوں اور کوتاہیوں کو اپنی مغفرت کی چادر سے ڈھانپ لے اور ہمیں اتمم لنا نورنا

اپنے دائرہ استعداد کی انتہائی روحانی رفعتوں تک

اپنے فضل سے پہنچا دے اور ہم تیرے حضور عاجزی سے متضرعانہ دعا کرتے ہیں کہ تو خود (جو ہر چیز کے کرنے پر قادر ہے) ہماری اس بات میں مدد کر کہ جو تو نے ہمیں نور دیا وہ نور مکمل ہو جائے ہماری زندگی میں اور جن انتہاؤں تک پہنچنا ہمارے لئے مقدر تھا ہمیں وہاں تک پہنچا ہماری غلطیاں کوتاہیاں روک نہ بن جائیں۔ اور تیری رضا کی انتہا کو ہم حاصل نہ کر سکیں۔

پھر ایک اور وسیع مضمون ہے دعاؤں کا۔ وہ یہ کہ ہر نبی اپنی اُمت کو بشارتیں دیتا ہے سارے قرآن کریم کو پڑھ لو کہیں اختصار سے ذکر ہے کہیں تفصیل سے کہیں ذکر آگیا ہے۔ تو ہر نبی اپنی اُمت کے لئے یا ان لوگوں کے لئے جو اس کا کہا مان کر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں بشیر ہے انہیں بشارتیں دینے والا ہے۔ وعدے ہیں جو انبیاء کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے ان کی اُمتوں سے کئے۔ سب سے زیادہ وعدے بڑی وسعتوں والے بڑی گہرائیوں والے بڑی رفعتوں والے بڑے عظیم وعدے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اُمت محمدیہ کو دئے گئے ہیں پچھلے ایک خطبہ میں میں نے بتایا تھا کہ نبی اپنی اُمت کے لئے صرف بشیر ہی نہیں ہوتا بلکہ نذیر بھی ہوتا ہے کیونکہ ہر بشارت کے ساتھ شرائط ہیں اور نبی ہوشیار کرتا ہے اور تنبیہ کرتا ہے کہ اگر تم نے ان شرائط کو پورا نہ کیا تو تمہارے حق میں جو بشارتیں دی گئی ہیں وہ پوری نہیں ہوں گی۔ مثلاً آپ کو سمجھانے کے لئے ایک آیت میں اس وقت لے لیتا ہوں وعدہ دیا گیا اُمت محمدیہ کو اور یہ ایک عظیم وعدہ ہے وعدہ کیا گیا انتم الاعلون (آل عمران آیت ۱۴۰) زندگی کے ہر شعبہ میں فوقیت ہمیشہ تمہیں ہی حاصل رہے گی۔ مگر ایک شرط لگائی ان کنتم مؤمنین اگر تم ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہو گے یہ وہ نذیر والا حصہ آگیا ان کنتم مؤمنین میں۔ تو وعدے تو بے شمار ہیں۔ اور انسان کی کوتاہیاں اور کمزوریاں اور غفلتیں بھی کم نہیں اس واسطے دعاؤں کا سہارا لینا ضروری ہے۔ اسی واسطے کہا گیا ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم (الفرقان آیت ۷۸) اس میدان میں ہمیں قرآن کریم نے یہ دعا سکھائی۔ ربنا واٰتنا ما وعدتنا علٰی رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ (آل عمران آیت ۱۹۵) کہ اے ہمارے خدا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں آپ کے سمندر میں تو پچھلے تمام انبیاء مدغم ہو جاتے ہیں کیونکہ نصیبًا من الکتٰب ہی ان کو ملا تھا یعنی قرآن کریم کا ایک حصہ اور قرآن کریم کی برکتوں کا ایک حصہ ہی ان کو دیا گیا تھا تو جو تیرے رسولوں کے ذریعہ ہمیں وعدے دیئے ہیں ہمیں وہ سارا کچھ دے ایسے حالات پیدا کر دے ہمیں توفیق دے کہ ہم ان شرائط کو پورا کرنے والے بنیں جن شرائط کی ادائیگی ان وعدوں کے ساتھ لگائی گئی ہے اور وہ تمام وعدے ہمارے

ہماری نسلوں کی زندگی میں

پورے ہوں اور یہ نہ ہو کہ قیامت کے دن جب خدا کے حضور ہم سب اکٹھے ہوں تو کہا جائے کہ بشارتیں تو تمہیں بہت دی گئیں وعدے تو خدا تعالیٰ نے تم سے بہت عظیم کئے تھے لیکن اے نادانو تم نے اپنی غفلتوں، کوتاہیوں اور گناہوں کے نتیجہ میں اور خدا تعالیٰ کے احکام کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان وعدوں سے حصہ نہ لیا اور اس طرح ہم قیامت کے دن ذلیل اور رسوا ہو کر رہ جائیں۔

تو یہ ایک دعا ہے جو بڑی وسعتیں اپنے اندر رکھتی ہے کہ اے خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تو نے بے انتہا بشارتیں ہمیں دیں۔ ہم سے وعدے کئے (وعدہ کے لفظ کے ساتھ بھی قرآن کریم نے اُمت محمدیہ کو بشارتیں دی ہیں) ایسا کر اور ہمیں توفیق دے کہ ہم شرائط کو پورا کریں ہم تیری راہ میں وہ قربانیاں دیں جن کا تو ہم سے مطالبہ کرتا ہے ہم تیرے پیار کے حصول کے لئے اپنے نفسوں پر اس موت کو طاری کریں جو تیری محبت کو پیدا کرنے والی ہے اور ایک نئی زندگی جس کے نتیجہ میں تیری طرف سے عطا ہوتی ہے اور وہ سارے وعدے ہماری زندگیوں میں بھی پورے ہوں جس طرح ہمارے بزرگوں کی زندگیوں میں جنہوں نے تیری راہ میں قربانیاں دیں وہ پورے ہوئے اور یہ نہ ہو کہ ہم قیامت والے دن اپنی کوتاہیوں کے نتیجہ میں ذلیل اور رسوا ہو کر رہ جائیں۔

انسانی زندگی کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ اس زندگی میں ہدایت کے ساتھ گمراہی بھی لگی ہوئی ہے یعنی ایک شخص ہدایت پالے تو ضروری نہیں ہوتا کہ مرتے دم تک وہ ہدایت پر قائم رہے۔ عرب کا ایک حصہ مرتد ہو گیا اور ہزاروں ارتداد کی حالت میں مر گئے۔ اسلام نے دعا سکھلائی اس سلسلے میں کہ

خاتمہ بالخیر کی دعا کیا کرو

خاتمہ بالخیر کی دعا دراصل اس آیت میں ہے:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً ۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ؁

(آل عمران آیت ۹)

اے ہمارے رب تو ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت کے سامان عطا کر یعنی ہدایت دینا بھی خدا کا کام ہے۔ قرآن کریم نے کہا ہے کہ جسے خدا پسند کرتا ہے اسی کو ہدایت کی راہ پر چلا دیتا ہے۔ پھر ہدایت کے حصول کے بعد ٹھوکروں کے دروازے کھلے ہیں۔ ارتداد کا دروازہ۔ اسلام سے باہر نکلنے کا دروازہ۔ اسی طرح کھلا ہے جس طرح اس شخص کے لئے اسلام میں داخل ہونے کا دروازہ کھلا ہے اس واسطے ھب لنا من لدنک رحمۃ اے خدا تیری رحمت اور تیرے فضل کے بغیر ہم ہدایت پر قائم رہتے ہوئے خاتمہ بالخیر تک نہیں پہنچ سکتے تجھ سے استدعا کرتے ہیں کہ جس طرح تو نے ہمارے لئے ظلمات سے نکل کر اپنی رضا کی روشنی میں داخل ہونے کے سامان کئے تیرے ہی فضل کے سہارے ایسا ہو کہ مرتے دم تک ہم تیرے قدموں میں پڑے رہیں۔ تیرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کا جو تعلق ہے وہ ٹوٹنے نہ پائے کہ تیری رحمت اور تیری عطا کے بغیر یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی ایک بنیادی دعا ہے جو قرآن کریم نے ہمیں سکھائی ہے یہ فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ دونوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے کہ دنیا میں گمراہی و ناراضگی نہ ہو اور مرتے دم تک ہم ہدایت پر قائم رہیں اور ظالموں کے گروہ میں شامل نہ ہو جائیں لا تجعلنا مع القوم الظٰلمین (الاعراف آیت ۴۸) بھی کہا گیا ہے۔

ایک ذمہ داری مسلمان کی یہ تھی کہ وہ اسلام کو دنیا میں پھیلائے اس کی تبلیغ کرے نمونہ بنے دوسروں کے لئے کیونکہ اگر نمونہ نہ بنے تو دنیا توجہ نہیں کرتی تو یہ بھی

بہت وسیع ذمہ داری

ہے اور ہر مسلمان کا تعلق اس ذمہ داری کے نتیجہ میں ہر غیر مسلم کے ساتھ ہے جہاں تک ممکن ہو۔ یہ نہیں کہ اس کا یہ فرض ہے کہ وہ مشرق و مغرب، شمال و جنوب کے ہر غیر مسلم کے پاس جا کے تبلیغ کرے لیکن مجموعی طور پر اُمتِ مسلمہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ غیر مسلموں تک اسلام کے حسن کو اور اللہ کے نور کو پھیلانے والے ہوں اور اس کے لئے اسوہ نبی چاہئے اور اس کے لئے جذب چاہئے ایسا نمونہ جو دوسروں کو اپنی طرف کھینچنے والا ہو۔ یہ دعا

سکھا دی ہے۔ یہ دعائیں قرآن کریم میں پایا تو اس رنگ میں ہیں کہ وہ دعا سکھائی گئی اور قرآن کریم نے اس کا ذکر کیا اس غرض سے کہ ہم بھی اس سے فائدہ اٹھانے والے ہوں اللہ تعالیٰ سورہ ابراہیم میں فرماتا ہے:

فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ (آیت ۳۸)

لوگوں کے دل ان کی طرف جھکا دے اس دعا کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ دل جیتنے کی توفیق ہمیشہ اُمّتِ مسلمہ کے ہر گروہ کو عطا کرتا چلا جائے۔ محبت کے ساتھ پیار کے ساتھ خدمت کے جذبہ کے ساتھ نیک نمونہ بن کر ایک ایسا اسوہ نظر آئے 'ایک فرقان'

ایک تمیز پیدا کرنے والی بات

ایک احمدی مسلمان میں غیر مسلم کو نظر آئے کہ وہ مجبور ہو جائے اس طرف مائل ہونے پر اور اس کی طرف جھک کے اس سے پوچھنے پر کہ میرے میں اور تیرے میں جو فرق ہے اس کی وجہ کیا ہے۔ بس بات شروع ہو گئی تبلیغ کی وہ مسلمان اسے کہے گا۔ میں تو ایک عاجز انسان۔ میں تو ایک نالائق انسان ہوں۔ مگر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والا انسان، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا انسان، میں قرآن کریم کی اس تعلیم پر عمل کرنے والا انسان ہوں کہ دنیا میں جو دکھی ہیں ان کے دکھوں کو دور کردں اور سکھ کے سامان جہاں تک میری طاقت میں ہے میں پیدا کردں۔ میں نے خدا کو پایا اور اس کے نور کو دیکھا اس کی آواز کو سنا۔ اس کی طاقت اور قدرت کے کرشمے میں نے اپنی زندگیوں میں مشاہدہ کئے۔ ان ساری چیزوں نے میری زندگی میں تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ تم ایسا کروگے تمہاری زندگی میں بھی یہ تبدیلی پیدا ہو جائے گی۔ تو فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَیْهِمْ میں یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اے خدا ہمیں توفیق عطا کر کہ ہم اس قابل ہوں کہ تیری خاطر اور تیرے محمد کی خاطر ایک جہان کے لئے دل جیتیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں انہیں لا کر رکھ دیں۔

پھر جو ایک مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

اُمّتِ مسلمہ کی ذمہ داری ہے

وہ صرف ایک نسل سے تو متعلق نہیں نسلاً بعد نسلٍ یہ ذمہ داری اُٹھانی ہے۔ قیامت تک یہ ذمہ داری اُٹھانی ہے اس واسطے آنے والی نسلوں کے لئے دعا کرنا ضروری ہے قرآن کریم کہتا ہے:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراہیم آیت ۴۱)

کہ اے خدا مجھے بھی عمدگی سے نماز ادا کرنے کی توفیق دے اور میری آنے والی نسل کو بھی۔ میری ذریت کو بھی کہ ہم عمدگی سے نماز ادا کریں یعنی اس طور پر نماز ادا کرنے والے ہوں کہ تو ہم سے راضی ہو جائے اور ہماری ذریت اس طور پر نماز ادا کرنے والی ہو کہ تو ان سے راضی ہو جائے۔ مگر اپنی طاقت سے ہم یہ کر نہیں سکتے۔ ہماری اس دعا کو قبول کر رَبَّنَا تَقَبَّلْ دُعَآءِ اور اس دعا کو قبول کر کہ ہم نماز ادا کرنے والے ہوں عمدگی کے ساتھ اور ہماری ذریت اور ہماری ہر دعا کو قبول کر جو تیرے نور کو پھیلانے والی اور دنیا سے اندھیروں کو دور کرنے والی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان کو دنیا کے سامنے اس رنگ میں پیش کرنے والی ہو کہ وہ موثر بن جائے اس دنیا کے لئے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپ کی شان کو ابھی پہچانتی نہیں۔

باہمی تعلقات میں بھائی چارہ بنا دیا تا اُمّتِ مسلمہ کو ایک خاندان بنا دیا اور سورہ حشر آیت ۱۱ میں یہ دعا سکھائی کہ ہمیں اور ہم سے پہلے آنے والے بھائیوں کو بخش دے جو پہلے بزرگ گزرے ہیں وہ صرف اپنے زمانہ میں لینے والے نہیں) بلکہ اس تعلق کو اگلوں اور پچھلوں کے ساتھ باندھا گیا ہے فرامل اور ہمارے دلوں میں مومنوں کا کینہ کبھی پیدا نہ ہو۔ بڑی عجیب دعا ہے سارے فتنوں کو دور کرنے والی۔

بعض دفعہ انسان حق لے کر بعض دفعہ حق چھوڑ کر فتنہ دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:—

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا (الممتحنہ: آیت ۶)

اے ہمارے رب ہمیں مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور ہماری غلطیاں اور کمزوریاں اگر کوئی ہوں بھی تو ایسے رنگ کی نہ ہوں کہ کفار کے لئے ٹھوکر اور گمراہی اور تجھ سے دور جانے کا ذریعہ بن جائیں۔ ہمیں غیروں کے لئے اچھا نمونہ قائم کرنے کی توفیق عطا فرما۔

انسان کا اپنا نفس ہے وَلِنَفْسِكَ عَلَیْكَ حَقٌّ اپنے نفس کے لئے بھی دعائیں کرنا ضروری ہے۔ ورنہ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمائے کو حاصل نہیں کر سکتا۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ (البقرہ آیت: ۲۵۱)

اے ہمارے رب ہم پر قوتِ برداشت نازل کر صبر عطا کر اور ہمیں ثباتِ قدم عطا کر اور منکرین کے خلاف ہماری مدد کر۔ صبر کے معنی عربی زبان اور قرآنی محاورہ میں بڑے وسیع ہیں صبر کے معنی ہیں عقلی قوانین اور

شریعت کے احکام کی روشنی میں

اپنے نفس پر قابو رکھنا۔ یہ ہے صبر اور مختلف شکلوں میں یہ ہماری زندگی میں اُبھرتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی مصیبت نازل ہو جائے تو اس پر بھی صبر کرتا ہے۔ انسان میدانِ جنگ ہو تو مومنانہ شجاعت کے مظاہرے کو عربی زبان اور قرآنی اصطلاح صابر کہتی ہے۔ میدانِ جنگ میں اور ثباتِ قدم۔ اگر تضاد و قدر کے امتحان و ابتلاء میں مبتلا ہو کوئی شخص جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں تمہیں آزماؤں گا تو ایسے امتحان کے وقت بشاشتِ قلب سے اس ابتلاء کو برداشت کرنا یہ بھی صبر ہے اور اپنی زبان کو قابو میں رکھنا یہ بھی صبر ہے۔ بے موقعہ اور بے محل بات سے رُکے رہنا یہ بھی صبر ہے زبان کو قابو میں رکھنا اس کو بھی صبر کہتے ہیں۔ یعنی ہر پہلو سے جہاں نفس کو قابو میں رکھنا ہو عقل کے قانون کے ماتحت یا شریعت کے احکام کے نتیجہ میں عربی زبان اور قرآن کریم کی اصطلاح اسے صبر کہتی ہے۔

تو رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا میں یہ دعا ہوئی کہ اے خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے نفس کو اس طرح قابو میں رکھیں کہ کبھی وہ بے قابو ہو کر تیری ناراضگی مول لینے والا نہ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے اور ہمیں اللہ تعالیٰ اس بات کی بھی توفیق عطا کرے کہ وہ رمضان جو دعاؤں کا مہینہ ہے ہم اس میں زیادہ سے زیادہ

وسیع سے وسیع دعائیں کرنے والے

ہوں اور خدا تعالیٰ کے منشاء کو پورا کر کے اس کے پیار کو حاصل کرنے والے ہوں اور خدا تعالیٰ کے اس منشاء کو بھی پورا کرنے والے کہ ظلمات دور ہوں جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ (بنی اسرائیل آیت ۸۲) اور نور پھیلے اور خدا تعالیٰ کی محبت اور پیار اور خدا تعالیٰ کی رضا کو انسان حاصل کرے اور اسلام کے حسن اور قوتِ احسان کو اور اسلام کے نور کو ان قوموں تک ہم پہنچانے والے ہوں جو قومیں اس وقت تک خدا سے دور اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار سے محروم ہیں آمین:

اعلانِ نکاح

عزیز عارف اللہ خان ولد مکرم حکیم احمد حسین صاحب مرحوم ساکن عادل آباد (آندھرا) کے نکاح کا عزیزہ زلیخا بیگم صاحبہ دختر محترم محمد نعمت اللہ صاحب ساکن چندہ پور (آندھرا) کے ساتھ دو ہزار ایک سو روپیہ مہر کے عوض حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (امیر مقامی) نے بتاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۷۹ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں اعلان فرمایا۔

احباب اس رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: ملک صلاح الدین درویش قادیان

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء

دوسری قسط

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

از محمد انعام غوری

اب مالی امداد کے پہلو کو لیجئے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی تھی کہ:۔

"خدا اپنی جناب سے تیری مدد کرے گا اور وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے"۔

معزز سامعین! اُس زمانہ کا تصور کیجئے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائی صاحبہ آپؑ کے لئے کچھ بچا کھچا کھانا بھجوا دیا کرتی تھیں لیکن خدائی بشارات کے مطابق ایک زمانہ وہ آیا کہ وہ بچے کھچے ٹکڑے کھا کر گذارہ کرنے والا اپنے دستر خوان پر ہزاروں خاندان پالنے کے قابل بن گیا۔ چنانچہ اس نعمت کا ذکر کرتے ہوئے آپ اپنے عربی شعر میں فرماتے ہیں ؎

لفاظات الموائد کان اُکلی
فصرت الیوم مطعام الأھالی

کہ ایک زمانہ تھا کہ دوسروں کے دستر خوان کے بچے کھچے ٹکڑے میری خوراک ہوا کرتے تھے لیکن آج یہ حالت ہے کہ میں خاندانوں کو کھلانے کے قابل ہو گیا ہوں

ایک وہ زمانہ تھا کہ جلسہ کے مہمانوں کو کھانا کھلانے کے لئے پیسے نہ تھے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں اس کی اطلاع کی تو آپ نے فرمایا میری بیوی کا کوئی زیور فروخت کر کے اس کا انتظام کر لیا جائے لیکن اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بشارات کے مطابق آج یہ زمانہ ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر میں ایک وقت میں ڈیڑھ لاکھ افراد کے لئے کھانا تیار کیا جاتا ہے ایک زمانہ وہ تھا کہ براہین احمدیہ کی طباعت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود امرتسر جاتے اور اس کی طباعت کے اخراجات کے لئے گونہ فکر مند رہتے لیکن آج یہ حالت ہے کہ آپ کے غلام آپؑ کے ملفوظات اور آپؑ کی تحریرات کو سلولائیڈز میں محفوظ کرنے کی تگ و دو میں لگے ہوئے ہیں اور مالی نصرت کا یہ عالم ہے کہ آپ کے مشن کی تکمیل کے لئے جماعت احمدیہ سالانہ کئی کروڑ روپے خرچ کر رہی ہے اور اب اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اسی مالی نصرت کے وعدے کی تجدید کرتے ہوئے نہایت پیار بھرے انداز میں فرمایا:۔

مَیں تینوں اِتنا دیواں گا کہ تُوں رَج جاویں گا

چنانچہ پہلے ایک سال میں اتنا چندہ جمع نہیں ہوتا تھا جتنا اب بعض جماعتوں کے جلسہ سالانہ کے موقع پر جمع ہو جاتا ہے چنانچہ جماعت احمدیہ غانا کی ۵۲ ویں سالانہ کانفرنس کے موقع پر پچاس ہزار پونڈ سے زائد نقد چندہ جمع ہو گیا پھر ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ پر حضور ایدہ اللہ نے صد سالہ جوبلی منصوبہ کا پروگرام جماعت کے سامنے رکھا۔ اور ۲½ کروڑ روپے کا مطالبہ فرمایا جس پر ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء کی پیشگوئی کے مطابق جماعت نے قریباً تیرہ کروڑ کے وعدے آپ کی خدمت میں پیش کر دئے ۔۔۔!

آج دنیا حیران ہے انگشت بدنداں ہے کہ ایک چھوٹی اور غریب جماعت آخر کروڑوں روپے کہاں سے اور کس طرح جمع کر رہی ہے وہ اپنی دنیاداری کی عقل سے سوچتے ہیں اور جب کچھ سمجھ نہیں آتا تو کبھی کہہ دیتے ہیں کہ اسرائیل سے ان کو پیسہ آتا ہے، کبھی کہتے ہیں کہ فلاں ملک ان کو پیسہ دیتا ہے۔ چنانچہ بعض کم ظرفوں اور نا سمجھوں نے اپنی طاقت کی گھمنڈ میں یہ خیال کر لیا کہ ہم ان کو کنگال کر دیں گے۔ ہم ان کو تہی دست کر دیں گے پھر دیکھیں گے کہاں سے یہ کروڑوں کی باتیں کرتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"۱۹۷۴ء میں بعض افسروں نے کہا کہ ہمارا پروگرام ہے کہ ہم تمہارے ہاتھ میں مانگنے والا کشکول پکڑا دیں گے ۔۔۔۔ مجھ سے کسی نے کہا تو میں نے کہا ہاں اگر ہمارا رزق اور ہماری دولت خدا کے علاوہ کسی اور سے آتی ہے تو یہ یقیناً کامیاب ہو جائیں گے لیکن اگر اس کا ئنات کا مالک ہمیں رزق دینے والا ہے تو یہ کامیاب نہیں ہو سکتے"۔

پھر آپ نے فرمایا:۔

"ہماری دولت یہ سونا چاندی کے سکے اور ہیرے جواہرات کے انبار نہیں ۔۔۔۔۔"

"ہماری دولت امریکن یا کینیڈین ڈالر نہیں یا یورپین کرنسی یا برٹش پونڈ نہیں۔ ہماری دولت تو وہ مخلص دل ہے جو ایک منور سینہ کے اندر دھڑک رہا ہے۔ جب تک یہ دل ہمارے ہیں اور جب تک ان سینوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے پیسے کی کسے پرواہ ہے وہ تو اگر ضرورت پڑی تو اللہ تعالیٰ ہمارے لئے آسمان سے پھینکے گا۔ اور زمین ہمارے لئے دولت اگلے گی۔ اگر کسی جگہ ہمیں بے تدبیر اور اپاہج کرنے کی کوشش کی گئی تو ہماری کوشش کے بغیر ہو گا"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱؍نومبر ۱۹۷۵ء)

معزز سامعین! لوگوں کے حالات بدلتے رہتے ہیں جو آج غریب ہے کل کو امیر ہو سکتا ہے جو آج بادشاہ ہے کل کو وہ گدا گر بھی ہو سکتا ہے لیکن کون ہے جو انتہائی نامساعد حالات میں یہ اعلان کرے کہ مجھے یہ یہ ترقیات ملنے والی ہیں پھر وہ باتیں اسی طرح ظہور میں بھی آجائیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر وہ خدا تعالیٰ کی تائیدیں اور نصرتیں بغیر سبقت پیشگوئی کے یونہی ظہور میں آتیں تو بخت اور اتفاق پر حمل کی جاتی لیکن اب وہ ایسے خارق عادت نشان ہیں کہ ان سے وہی انکار کرے گا جو شیطانی خصلت اپنے اندر رکھتا ہو"۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

عظیم الشان نسل کا وعدہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جسمانی طور پر بھی ایک پاک اور عظیم الشان نسل عطا کئے جانے کی بشارت دی تھی جس سے حامیء اسلام کا بعث بڑا کام لیا جانا مقصود تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

سبحان اللہ تبارک وتعالیٰ زاد مجدک ینقطع اٰباءک ویبدء منک۔ عطاءً غیر مجذوذ۔

(تذکرہ صفحہ ۳۴)

یعنی وہ خدا بہت پاک اور بہت مبارک اور بہت اونچا ہے جس نے تیری بزرگی کو زیادہ کیا وہ وقت آتا ہے کہ تیرے باپ دادے کا ذکر کوئی بھی نہیں کرے گا اور ابتداء سلسلہ خاندان تجھ سے شروع ہو گا۔ یہ وہ عطا ہے جو کبھی منقطع نہیں ہو گی۔

نیز فرمایا:۔

"تیری نسل بہت ہو گی اور میں تیری ذریت کو بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔ مگر بعض ان میں سے کم عمری میں بھی فوت ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائیں گے ۔۔۔۔ تیری ذریت منقطع نہ ہو گی اور آخری دنوں تک سر سبز رہے گی خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا"۔

(تذکرہ صفحہ ۱۲۵)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس پاک نسل کے سلسلہ کو چلانے کے لئے سادات خاندان کی ایک نیک بخت خاتون حضرت سیدہ نصرت جہاں ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے آپ کی شادی کے سامان اپنی جناب سے فرمائے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس تعلق میں پہلے ہی الہام ہو چکا تھا کہ:۔

"مَیں نے ارادہ کیا ہے کہ تمہاری ایک اور شادی کروں یہ سب سامان میں خود ہی کروں گا اور تمہیں کسی بات کی تکلیف نہیں ہو گی"۔

(تذکرہ صفحہ ۳۶)

اللہ تعالیٰ نے اس سیدہ کے بطن مبارک سے آپ کو پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں عطا فرمائیں۔ جن میں سے دو بیٹے اور تین بیٹیاں پیشگوئی کے مطابق کم عمری میں فوت ہو گئے اور باقی تین بیٹے اور دو بیٹیوں کی اولاد میں اس قدر برکت عطا فرمائی ہے کہ اب ان کی تعداد

۲۰۰ سے زیادہ ہے اور جسمانی ذہنی اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں سے معمور اس نسلِ سعید کے بیشتر افراد دینِ اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہیں اور ان نوروں کو ساری دنیا میں پھیلانے کا موجب بن رہے ہیں۔ جن کی تخم ریزی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں ہوئی تھی اس نعمت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اشعار میں فرماتے ہیں ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا۔ ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اس کے ساتھ ساتھ تصویر کا دوسرا رُخ دیکھنا بھی ضروری ہے جو درسِ عبرت کا حکم رکھتا ہے وہ یہ کہ آپ کے جدی بھائی جو اس وقت خاصی تعداد میں تھے اور ان کے گھر بھرے ہوئے تھے لیکن آپ کے دعویٔ الہام کے منکر اور سخت دشمن تھے وہ سب پیشگوئی کے مطابق لاولد اور منقطع النسل ہوئے اور آئندہ کے لئے ان کی نسل کا خاتمہ ہو گیا ان میں سے صرف ایک لڑکے مرزا گل محمد صاحب نے رجوع الیٰ کیا اور سلسلہ میں داخل ہوئے تعالیٰ نے ان پر اپنا فضل اور رحم اور ان کی نسل کا سلسلہ چلایا۔

عزیز سامعین! یوں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صلبی اولاد ساری کی ساری مبشر اولاد ہے اور ہر ایک کی ولادت سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلے سے بشارت دی جاتی رہی اور آپ ہر موقع پر یہ بشارت ہزاروں لوگوں میں مشتہر فرماتے رہے لیکن ان میں سے ایک وہ بھی ہوا جس کے متعلق آج سے ہزاروں سال پہلے کے مقدس صحیفوں میں پیشگوئی موجود تھی جس کے متعلق حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے ہاں ایک خاص بیٹا پیدا ہوگا اور جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان الفاظ میں بشارت دی تھی کہ :۔

''تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا''۔

پھر اس مصلح موعود کی بہت سی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا

نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی''۔

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر اس موعود فرزند کی پیدائش کے لئے میعاد بھی مقرر فرما دی تھی چنانچہ فرمایا:۔

''ایسا لڑکا بموجب وعدہٴ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا''۔

(۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء)

اپنے منظوم کلام میں بھی اس عظیم بشارت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اس بشارت کو سن کر نادانوں نے خوب ہنسی اُڑائی۔ مخالفین نے کہا نو سال تو دور کی بات ہے۔ تین سال کے اندر اندر خود آپ کا خاتمہ ہو جائے گا اور قصہ تمام ہو جائے گا۔

لیکن تین سال کے بعد پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بشارت کی منادی کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:۔

''اگر مدّتِ مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدا تعالیٰ عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے''۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء)

چنانچہ وہ مصلح موعود ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے عین مطابق۔ قدرت رحمت اور قربت کے نشان کے طور پر دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے روح الحق کی برکتوں کے ساتھ دنیا میں آیا اور پچیس برس کی عمر میں مسیح مہدی کے تخت پر بیٹھ کر اکاون سال تک اسیروں کی رستگاری کا موجب بنا اور قوموں کو برکت عطا کرتا رہا اور بالآخر زمین کے کناروں تک شہرت پاکر ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کو اپنے نفسی نقطہٴ آسمان کی طرف اُٹھایا گیا۔

عزیز سامعین! جو شخص شادی کرتا ہے، اس کے ہاں اولاد بھی ہوتی ہے اور یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ لیکن اس فانی دنیا میں جبکہ اگلے سانس کا بھروسہ نہیں کون ہے جو اکاون سال کے بڑھاپے کی عمر میں یہ دعویٰ کر سکے کہ میں اتنے سال تک زندہ رہوں گا اور میری بیوی بھی زندہ رہے گی اور دونوں صحت و عافیت سے رہیں گے۔ اور اتنے معین عرصہ میں ہمارے ہاں ضرور اولاد ہوگی اور وہ بھی لڑکا ہوگا اور لڑکا بھی ایسا جو لمبی عمر پائے گا اور ایسی ایسی صفات کا مالک ہوگا اور یہ یہ کام کرے گا اور پھر بعد کے واقعات ثابت کردیں کہ واقعی ایسا ہی ہوا۔ تو ایسا دعویٰ صرف اور صرف وہی انسان کر سکتا ہے جس کو عالم الغیب اور قادر مطلق اور حی و قیوم خدا نے اطلاع بخشی ہو کیونکہ اس زندہ خدا کی شان ہی کچھ ایسی ہے ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اسے ہم بجا طور پر خدا تعالیٰ کی یہ حجت دنیا میں پیش کرتے ہیں کہ:۔

''اے منکرو! اور اے حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے۔ جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز نہ پیش کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے''۔

(تذکرہ صفحہ ۱۴۶)

(باقی)

❊

مومن کی ایک خصوصیت

وہ بے دریغ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے

رزق خدا کی دین ہے اس لئے ایک مومن خدا تعالیٰ پر توکل کرکے بے دریغ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرتا چلا جاتا ہے کیونکہ اس کا دل اس یقین سے لبریز ہوتا ہے کہ :۔

''اصل رازق خدا ہے وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اس کے لئے آسمان سے رزق برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں پس چاہیئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے''۔

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام بدر ۱۹ر ستمبر ۱۹۰۷ء)

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا تعلیم کی روشنی میں نو جوانوں یہ کہ اپنے ذمہ لازمی چندہ جات (چندہ عام یا حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) کو اپنی صحیح آمد کے مطابق باقاعدہ اور باشرح ادا کرنے کا التزام کریں۔ بلکہ اپنے ذمہ بقایا چندہ جات کو بھی جلد از جلد ادا کرنے کی طرف توجہ دیں گے۔ اس مالی قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ آپ سب کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے گا۔ اور آپ کی عملی دریافت کا وہ خود کفیل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے اور بے شمار افضال و انعامات سے نوازے آمین !

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

درخواست دعا: خاکسار کی والدہ محترمہ دن بدن ضعیف ہوتی جا رہی ہیں ان کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر کے لئے اور میرے نسبتی بھائی فہیم احمد صاحب ایڈووکیٹ کی وکالت میں نمایاں ترقی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: انور احمد دیو درگ

...سے زیادہ ہے اور جسمانی ذہنی اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں سے معمور اس نسلِ سیدہ کے بیشتر افراد دینِ اسلام کی خدمت پر کمر بستہ ہیں اور ان نوروں کو ساری دنیا میں پھیلانے کا موجب بن رہے ہیں۔ جس کی خوشخبری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں ہوئی تھی اس نعمت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اشعار میں فرماتے ہیں ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں شمشاد
خبر تو نے یہ مجھ کو بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اس کے ساتھ ساتھ تصویر کا دوسرا رخ دیکھنا بھی ضروری ہے جو درسِ عبرت کا حکم رکھتا ہے وہ یہ کہ آپ کے جدی بھائی جو اس وقت خاصی تعداد میں تھے اور ان کے گھر بھرے ہوئے تھے لیکن آپ کے دعویٰ الہام کے منکر اور سخت دشمن تھے وہ سب پیشگوئی کے مطابق لاولد اور مقطوع النسل ہوئے اور آئندہ کے لئے ان کی نسل کا خاتمہ ہو گیا ان میں سے صرف ایک لڑکے مرزا گل محمد صاحب نے رجوع ... کیا اور سلسلہ میں داخل ہوئے ... تعالیٰ نے ان پر اپنا فضل اور رحم ... اور ان کی نسل کا سلسلہ چلایا۔

عزیز سامعین! یوں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صلبی اولاد ساری کی ساری مبشر اولاد ہے اور ہر ایک کی ولادت سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلے سے بشارت دی جاتی رہی اور آپ ہر موقع پر یہ بشارت ہزاروں لوگوں میں مشتہر فرماتے رہے لیکن ان میں سے ایک وہ بیٹا ہوا جس کے متعلق آج سے ہزاروں سال پہلے کے مقدس صحیفوں میں پیشگوئی موجود تھی جس کے متعلق حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے ہاں ایک خاص بیٹا پیدا ہوگا اور جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان الفاظ میں بشارت دی تھی کہ:—

مجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ
اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا
ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے
گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری
ہی ذریت و نسل ہوگا“

پھر اس مصلح موعود کی بہت سی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا

نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی“۔

(اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء)

اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اس موعود فرزند کی پیدائش کے لئے میعاد بھی مقرر فرما دی تھی چنانچہ فرمایا:—

”ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا“

(۲۲ رمارچ ۱۸۸۶ء)

اپنے منظوم کلام میں بھی اس عظیم بشارت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اس بشارت کو سن کر نادانوں نے خوب ہنسی اڑائی۔ مخالفین نے کہا نو سال تو دور کی بات ہے۔ تین سال کے اندر اندر خود آپ کا خاتمہ ہو جائے گا اور قصہ تمام ہو جائے گا۔

لیکن تین سال کے بعد پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بشارت کی منادی کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:—

”اگر مدتِ مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدا عزّ و جل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے“

(اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء)

چنانچہ وہ مصلح موعود ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے عین مطابق۔ قدرت رحمت اور قربت کے نشان کے طور پر دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے روح الحق کی برکتوں کے ساتھ دنیا میں آیا اور پچیس برس کی عمر میں مسیح محمدی کے تخت پر بیٹھ کر اکاون سال تک اسیروں کی رستگاری کا موجب بنا اور قوموں کو برکت عطا کرتا رہا اور بالآخر زمین کے کناروں تک شہرت پا کر ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کو اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔

معزز سامعین! جو شخص شادی کرتا ہے، اس کے ہاں اولاد بھی ہوتی ہے اور یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ لیکن اس فانی دنیا میں جبکہ اگلے سانس کا بھروسہ نہیں کون ہے جو اکاون سال کے بڑھاپے کی عمر میں یہ دعویٰ کر سکے کہ میں اتنے سال تک زندہ رہوں گا اور میری بیوی بھی زندہ رہے گی اور دونوں صحت و عافیت سے رہیں گے اور اتنے معین عرصہ میں ہمارے ہاں ضرور اولاد ہوگی اور وہ بھی لڑکا ہوگا اور لڑکا بھی ایسا جو لمبی عمر پائے گا اور ایسی ایسی صفات کا مالک ہوگا اور یہ یہ کام کرے گا اور پھر بعد کے واقعات ثابت کردیں کہ واقعی ایسا ہی ہوا۔ تو ایسا دعویٰ صرف اور صرف وہی انسان کر سکتا ہے جس کو عالم الغیب اور قادر مطلق اور حی و قیوم خدا نے اطلاع بخشی ہو کیونکہ اس زندہ خدا کی شان ہی کچھ ایسی ہے ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اب ہم بعد طور پر خدا تعالیٰ کی یہ حجت دنیا میں پیش کرتے ہیں کہ:—

”اے منکرو! اور اے حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے۔ جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز نہ پیش کر سکو گے۔ تو اس آگ سے ڈرو جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے“۔

(تذکرہ صفحہ ۱۴۶)

(باقی)

مومن کی ایک خصوصیت

وہ بے دریغ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے

رزق خدا کی دین ہے اس لئے ایک مومن خدا تعالیٰ پر توکل کر کے بے دریغ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرتا چلا جاتا ہے کیونکہ اس کا دل اس یقین سے لبریز ہوتا ہے کہ:—

”اصل رازق خدا ہے وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اس کے لئے آسمان سے رزق برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں پس چاہیئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے“۔

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام بدر ۱۹ر ستمبر ۱۹۰۷ء)

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا تعلیم کی روشنی میں توجہ فرمائیں کہ اپنے ذمہ لازمی چندہ جات (چندہ عام یا حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) کو اپنی صحیح آمد کے مطابق باقاعدہ اور با شرح ادا کرنے کا التزام کریں۔ بلکہ اپنے ذمہ بقایا چندہ جات کو بھی جلد از جلد ادا کرنے کی طرف توجہ دیں گے۔ اس مالی خدمت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ آپ سب کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کریگا۔ اور آپ کی جملہ ضروریات کا وہ خود کفیل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس توفیق عطا کرے اور بے شمار افضال و انعامات سے نوازے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست دعا: خاکسار کی والدہ محترمہ دن بدن ضعیف ہوتی جا رہی ہیں ان کی صحت و سلامتی والی لمبی عمر کے لئے اور میرے نسبتی بھائی فہیم احمد صاحب ایڈوکیٹ کی وکالت میں نمایاں ترقی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: انور احمد دیودرگ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور ایک عظیم الشان چیلنج

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد دکن

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی مختلف آیات کی روشنی میں دلائل و براہین کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی ہے۔ اور آج تک ان دلائل کو رد کرنے کی کسی عالم دین کو جرأت نہ ہوئی اور نہ ہو سکے گی۔ انشاء اللہ بلکہ ذی شعور اور ذی علم طبقہ ان دلائل کو ماننے پر مجبور ہوتا چلا جا رہا ہے چنانچہ علمائے مصر میں سے علامہ رشید رضا، علامہ مفتی محمد عبدہ، الاستاذ محمود شلتوت، الاستاذ مصطفیٰ المراغی، الاستاذ عبد الکریم شریف جیسے نامور علماء حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے متعلق فتوے صادر فرما چکے ہیں۔ اسی طرح ہندوستان کے مشہور علماء سر سید احمد خان بانی علی گڑھ یونیورسٹی، مولانا ابو الکلام آزاد، علامہ اقبال، علامہ محمد عنایت اللہ المشرقی، غلام احمد پرویز ایڈیٹر ماہنامہ طلوع اسلام وغیرہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل و براہین کے قائل تھے۔ اور ان کی آراء کو آج بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

علماء اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے تعلق سے قرآن مجید کی آیت "وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیماً" پیش کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جسم سمیت اٹھایا جانا ثابت کرتے رہے ہیں۔ حالانکہ اس آیت میں کوئی ایسا لفظ موجود نہیں جس کے معنیٰ آسمان پر اٹھائے جانے کے کئے جائیں۔ اور نہ ہی اس آیت میں جسد عنصری کے ساتھ اٹھائے جانے کا ذکر ہے۔

نیا فارسی ترجمہ قرآن مجید

حال ہی میں طہران سے قرآن مجید کا جدید ترجمہ فارسی زبان میں مختصر تفسیری نوٹس کے ساتھ چھپا ہے۔ جسے "شرکت نسبی اقبال و شرکاء" نے شائع کیا ہے۔ یہ ترجمہ ترکی کے ایک عالم دین میر کریم العلوی الحسینی الموسوی کا ہے جسے بانماد رہ فارسی زبان میں الحاج عبد المجید صادق نوبری نے منتقل کیا ہے۔ اس قرآن مجید میں مذکورہ بالا آیت کا ترجمہ فارسی میں یوں کیا گیا ہے۔

"یقیناً یہودیان مسیح عیسیٰ را بقتل نرسانده اند۔ بلکہ خداوند تعالیٰ عیسیٰ را وفات داده بسوی خود بالا برد۔ خداوند تعالیٰ بجمیع مخلوقات غالب بوده از روئے حکمت عیسیٰ را از دست یہودیان نجات داد (مقصود از بالا بردن روح حضرت عیسیٰ میباشد زیرا داخل شدن بدن بعالم ارواح امر محال است۔ چنانکہ ضمن آیت ۵۵ سورہ آل عمران ذکر شده واز آیۂ آخر سورۂ مائدہ) ہم ایں مطلب معلوم میشود۔"

ترجمہ اردو:۔ یقیناً یہودیوں نے مسیح عیسیٰ کو قتل نہیں کیا ہے بلکہ خداوند تعالیٰ نے عیسیٰ کو وفات دے کر اپنی طرف اوپر لے گیا۔ خداوند تعالیٰ سب مخلوق پر غالب تھا اس نے عیسیٰ کو از روئے حکمت یہودیوں کے ہاتھ سے نجات دی (مقصود اوپر لے جانے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح ہے۔ اس لئے کہ بدن کا عالم ارواح میں داخل ہونا ایک امر محال ہے جیسا کہ سورۃ مائدہ کی آخری آیت سے بھی یہی مطلب نکلتا ہے۔

(بحوالہ اخبار الفضل ۱۹؍اگست ۱۹۷۹ء)

معاملہ صاف ہے اس پر مزید کوئی وضاحت کی ضرورت نہیں آخر کار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل کی فتح ہوئی اور اس کی تائید میں ہر طرف سے آوازیں اٹھ رہی ہیں۔

بعض لوگ جب دیکھتے ہیں کہ ہماری تائید میں قرآن مجید کے دلائل نہیں تو وہ کہنے لگتے ہیں کہ احادیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا ثابت ہے۔ حالانکہ احادیث میں بھی کہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر چڑھنا ثابت نہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک لطیف استدلال قارئین کی خدمت میں آپ ہی کے الفاظ میں پیش ہے۔ قارئین غور فرمائیں۔

لطیف استدلال

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسیح آوے اس کو میرا اسلام کہنا اس حدیث کے مطلب میں غور کرنا چاہیئے۔ اگر مسیح علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود تھے تو خود حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ملاقات معراج میں کی تھی اور نیز جبرائیل ہر روز وہاں سے آتے تھے کیوں نہ انکے ذریعہ سے اپنا سلام پہنچایا اور پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعد از وفات آسمان پر ہی گئے تھے اور وہاں ہی حضرت مسیح بھی ہیں اور حضرت مسیح کو تو خود رسول کریم کے پاس سے ہو کر زمین پر اترنا تھا تو پھر اس کے کیا معنی ہوئے کہ زمین والے ان کو آنحضرت کا سلام پہنچائیں کیا اس صورت میں حضرت عیسیٰ ان کو یہ جواب نہ دیں گے کہ میں تو خود ان کے پاس سے آتا ہوں تو تم یہ سلام کیا دیتے ہو۔ یہ تو مثال ہوئی کہ گھر سے میں آؤں اور خبریں تم دو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت رسول کریم اور آپ کے اصحاب کا یہی عقیدہ اور مذہب تھا کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے ہیں اور دنیا میں واپس نہیں آ سکتے اور آنے والا مسیح اس امت میں سے بروزی رنگ میں ہوگا۔"

(ملفوظات روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۹۹)

نیز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ اس امر پر اتفاق رکھتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی تاریخ وفات

بلکہ حضرت علیؓ کی شہادت کی رات حضرت امام حسنؓ نے جو خطبہ پڑھا اس میں فرمایا:۔

"لَقَدْ قُبِضَ اللَّيْلَةَ عُرِجَ فِيهِ بِرُوحِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ"

(طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۲۱)

یعنی آپؓ (علیؓ) اس رات فوت ہوئے ہیں جس رات عیسیٰؑ کی روح آسمان پر اٹھائی گئی تھی یعنی ۲۷ر رمضان المبارک کو۔ اس حوالہ میں حضرت امام حسنؓ نے صاف الفاظ میں فیصلہ فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسم آسمان پر نہیں گیا صرف روح اٹھائی گئی تھی اور وہ بھی ۲۷ر رمضان المبارک کو۔ ؎

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

عظیم الشان چیلنج

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان لوگوں سے جو کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر احادیث میں موجود ہے، مخاطب ہو کر فرمایا:۔

"اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر گئے تھے۔ اور پھر کسی زمانے میں زمین کی طرف واپس آئیں گے اور اگر کوئی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپے تک تاوان دے سکتے ہیں۔ اور توبہ کرنا اور تمام کتابوں کو جلا دینا اس کے علاوہ ہوگا۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۲۲۵-۲۲۶)

لیکن اس چیلنج پر آج تک کسی عالم کو طبع آزمائی کی توفیق نہیں ملی جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس چیلنج کی رقم کو بڑھا کر چالیس ہزار کر دیا ہے۔

کیا علماء کا کامل سکوت اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا آج تک زندہ آسمان پر بیٹھے رہنے کا عقیدہ بالکل بے بنیاد ہے ——؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچ فرمایا ہے۔ ؎

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمر دنیا سے بھی ہے اب آگیا ہفتم ہزار

درخواست دعا

مکرم [illegible] ماسٹر صاحب آف [illegible] کا اپریشن حال ہی میں ہوا تھا۔ ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر گھر آ گئے ہیں۔ اپریشن کا زخم ٹھیک نہیں ہوا۔ زخم سے پیپ آتی ہے۔ لہٰذا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد شفاء کاملہ و عاجلہ اور صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی کی بیرونی ممالک سے مراجعت اور احمدیہ مسلم مشن فرانکفورٹ کی اعلیٰ کارکردگی کا ذکر

محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی ماہ اگست کے ابتداء میں اپنے نئے کاروبار کے سلسلہ میں جرمنی۔ سویڈن اور بعض دیگر یورپین ممالک کے دورہ پر تشریف لے گئے تھے۔ الحمد للہ کہ آپ بفضلہ تعالیٰ ماہ اگست ہی میں بانیل مرام واپس وطن تشریف لے آئے۔

آپ نے اپنے کاروبار میں غیر معمولی کامیابی اور ایک نئے کاروبار کے متعلق آرڈر دینے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور احمدیت کی برکت اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کا اثر ہے کہ اس رب قدیر نے اتنی بڑی کامیابی عطا فرمائی ہے۔

آپ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب مورخہ ۲۰/۹ کو منعقد ہوئی۔ اور پھر ایک عظیم الشان تربیتی جلسہ بھی آپ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اسی موقع پر آپ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور احمدیت کی روز افزوں ترقی اور اقوام عالم میں بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ کا خاص طور پہ ذکر کیا۔ اس موقع پر آپ نے فرانکفورٹ کی مساعی اور جد و جہد کا جو توحید کے قیام۔ اسلام کی سربلندی اور تمام مخلوقات کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانے کے لئے کی جا رہی ہے۔ تفصیلی ذکر فرمایا۔

آپ نے فرمایا کہ مسجد احمدیہ سے پانچوں وقت اذان اور باجماعت نماز ادا ہوتی ہے۔ رمضان المبارک میں تراویح ہوتی رہی ہے۔ فرانکفورٹ کی جماعت تیرہ چودہ سو افراد پر مشتمل ہے۔ اور اس مسجد کے امام محترم میاں مقصود احمد صاحب داماد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی ہیں۔ جو نہایت تندہی اور جانفشانی سے ایک طرف جماعت کی نگرانی فرمارہے ہیں اور دوسری طرف اسلام و احمدیت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ ٹی وی اور اخبارات میں انٹرویو شائع کراتے ہیں اور اسلام کے بارہ میں جو غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کا ازالہ فرمارہے ہیں۔

آپ نے یہ بھی بتایا کہ ایران کے حالیہ واقعات سے جرمن قوم اسلام سے سخت متنفر ہو رہی ہے۔ چنانچہ محترم امام صاحب نے ستمبر کے آخر میں ایک عظیم کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے جس میں اسلامی طرز حکومت عورت اور اسلام۔ اسلام اور پردہ۔ اسلام اور حکمران کے مختلف موضوعات پر تقاریر ہوں گی۔ اور وہ اثر جو بعض مسلم ممالک کی بعض غلط کارروائیوں کی وجہ سے پڑ رہا ہے۔ ان کا ازالہ کیا جائے گا۔ احباب سے اس عظیم کانفرنس کی کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں فرمائیں۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے بھی توفیق دی کہ حقیقی اسلام یعنی احمدیت کا پیغام پہنچانے کا بہت موقع ملا۔ اور ایک کثیر تعداد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ اور وہ غلط فہمیاں جو بعض مسلم ممالک کے غیر اسلامی رویے سے پھیل رہی ہیں۔ ان کے ازالہ اور تردید کا موقع ملا اور بفضلہ تعالیٰ کافی اچھا اثر ہوا۔

آپ نے ایک نہایت اہم بات یہ بھی بتائی کہ بعض مسلم ممالک نے جرمنی پر اعتراضات کئے کہ ہماری مخالفت کی جا رہی ہے۔ اور احمدیہ مشن کو سپورٹ دے کر جرمنی میں ان کے خلاف پراپیگنڈہ کروایا جا رہا ہے۔ چنانچہ پریس کی جانب سے جواب دیا گیا کہ یہ ملک آزاد ہے۔ اور ہر طرح کی آزادیٔ ضمیر حاصل ہے۔ احمدیہ مسلم مشن بھی آزاد ہے۔ اور اس کو اپنے مذہب یعنی اسلام کی تبلیغ کی آزادانہ تبلیغ کا حق حاصل ہے۔ اور وہ مشن اپنے طور پر آزادانہ اسلام کی صحیح تصویر کو جرمن قوم کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ اس میں نہ کسی کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ نہ کسی کے متعلق نفرت پھیلائی جا رہی ہے۔ بلکہ اسلام کی صحیح اور اصلی تصویر پیش کی جا رہی ہے۔

محترم سیٹھ صاحب نے جہاں پر محترم امام صاحب کی مستعدی اور دین کے لئے جد و جہد کو سراہا۔ وہاں پر آپ نے محترمہ عزیزہ صاحبزادی امۃ العلیم صاحبہ عصمت کی بھی محنت شاقہ۔ دین کی خدمت کا جوش۔ جماعتی مصروفیات۔ لجنہ اماء اللہ کی نگرانی۔ آنے والے مہمانوں کی خاطر مدارات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ خانگی مصروفیات کو پورا کرتے ہوئے جماعت کے لئے اتنا وقت دینا اور محنت کرنا قابل قدر اور قابل تحسین ہے۔ چنانچہ آپ نے احباب جماعت سے ان کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی تحریک کی۔

اخبارِ قادیان

○۔ مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب بعارضہ دمہ کافی بیمار ہیں احباب موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

○۔ مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر کے ہاں مورخہ ۲۰/۹ کو تین لڑکوں کے بعد پہلی لڑکی تولد ہوئی ہے۔ نومولودہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی درویش کی پوتی اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ کی نواسی ہے۔ احباب نومولودہ کی صحت و سلامتی والی لمبی عمر اور نیک و صالح بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلاناتِ نکاح

۱۔ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۷۹ء کو احمدیہ مسجد سرینگر میں بعد نماز مغرب محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے عزیزہ رضیہ پروین بنت محترم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد کے نکاح کا اعلان سید بشارت احمد صاحب ابن محترم سید محمد شاہ صاحب سیفی ساکن بیج بہاڑہ کے ساتھ مبلغ سات ہزار روپے حق مہر کیا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے بابرکت فرمائے۔ محترم مبارک احمد صاحب ظفر نے اس خوشی کی تقریب پر مندرجہ ذیل بدات میں رقم ادا کی۔ اعانت بدر/۵، نشر و اشاعت/۱۵ شادی فنڈ/۱۰ مرمت مقامات مقدسہ/۱۰۔

خاکسار۔ محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ سرینگر۔

۲۔ مورخہ ۲۶/۹ کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے عزیزم شریف احمد صاحب ولد مکرم نواب خاں صاحب ساکن ننگل گھنو حال وارد قادیان کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ المبین صاحبہ بنت مکرم منظور حسین صاحب صابر مہاجر قادیان کے ہمراہ بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر پر مسجد مبارک میں بعد نماز عصر پڑھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اسلام اور احمدیت کے لئے ہر جہت سے کامیاب کرے۔ اس خوشی کے موقعہ پر انہوں نے مبلغ دس روپے اعانت بدر دئے ہیں۔

خاکسار۔ شفیع احمد موضع ننگل گھنو حال قادیان۔

دُعائے مغفرت

مکرم محمد عبد الحی صاحب حیدرآبادی مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۷۹ء کو کراچی میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور درجات بلند کرے آمین۔ مرحوم محترمہ مقبول بیگم اہلیہ رحمت اللہ خان صاحب دہلی کے والد تھے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

درخواستہائے دُعا

۱۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کا بیٹا ایم ایچ عبد القادر صاحب بی ایس سی فائنل میں اعلیٰ نمبروں سے نمایاں کامیاب ہوئے ہیں۔ الحمد للہ۔ آئندہ مزید ترقیات کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ نیز میری بیٹی کے رشتہ کے لئے بھی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اسباب پیدا کر دے آمین۔ خاکسار کے کاروبار میں برکت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ خاکسار۔ اے کے محمد حنیف چائے پتی والے سکندر آباد

۲۔ مکرم سید نفیس بخاری صاحب مقیم ابوظہبی کو اپنی ملازمت میں بعض رکاوٹیں اور مشکلات ہیں وہ احباب جماعت سے اپنی مشکلات اور رکاوٹوں کی دوری کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکی مشکلات اور رکاوٹوں کو دور فرمائے۔ آمین

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ محترم سیٹھ صاحب کی صحت کیلئے خصوصی دعا فرمائیں۔ کیونکہ ایک قومی کام یعنی منارۃ المسیح کی سفیدی آپ کے ذمہ ہے۔

آجکل ان کی والدہ محترمہ کی طبیعت بھی خراب ہے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ جماعت احمدیہ یادگیر کی ترقی اور نمایاں کارکردگی اور خدمات سلسلہ بجا لانے کے لئے بھی خصوصی دعا فرمائی جائے۔

خاکسار۔ منظور احمد مبلغ یادگیر۔

تحریکِ جدید ــــــ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

غروب نہیں ہوتا۔ کیونکہ صحیح اسلام کی تعلیم کو دُنیا کے کونے کونے میں پھیلانے والے اور صحیح اسلام پر عمل کرنے والے دُنیا کے ہر کونے میں موجود ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کام ختم ہوگیا ہے۔ بلکہ جس طرح حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے کہ ؎

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دُور
اے مِرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو
(کلام محمودؔ)

ابھی منزلِ مقصود بہت دُور ہے۔ اور قربانیوں کا راستہ بہت طویل۔ اِس لئے اپنی قُربانیوں کے معیار کو بڑھاتے چلے جائیں۔

سیّدنا حضرت مُصلح موعودؓ نے فرمایا کہ :-

"ہم نے ساری دُنیا میں اسلام کی تبلیغ کرنی ہے۔ ہم نے چپّہ چپّہ پر محمدؐ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم کرنی ہے۔ یہ کام چند دنوں کا نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیش کا ہے۔"

اور فرمایا :-

"اب ہمارے لئے یہ امر واضح ہو گیا ہے کہ خُدا تعالیٰ ہمارے لئے وُہ دن قریب سے قریب تر لانا چاہتا ہے جب ہم نے اسلام کی لڑائی کو اُس کے اختتام اور کامیاب اختتام تک پہنچانا ہے...... اب سر دھڑ کی بازی لگانے کا سوال ہے۔ یا کُفر جیتے گا اور ہم مریں گے۔ یا کُفر مرے گا اور ہم جیتیں گے۔ درمیان میں اب بات نہیں رہ سکتی۔"

تحریکِ جدید کا موجودہ سال چونکہ ۳۱ر اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے، اِس لئے مورخہ ۱۱ر اکتوبر سے ۱۷ر اکتوبر تک ہفتہ تحریکِ جدید منایا جا رہا ہے۔ صدر صاحبان اور عہدیدارانِ مال کوشش کریں کہ

* احبابِ جماعت اِس سال کی پُوری رقم ادا کر دیں۔
* اگر کسی بھائی کے ذمّہ سابقہ بقایا ہے تو وُہ بقایا بھی ادا ہو جائے۔
* جو دوست تا حال اِس تحریک میں شامل نہیں ہوئے ان کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔
* اپنے سابقہ وعدوں میں اضافہ کرکے نئے وعدے لکھواتے جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس تحریک میں پہلے سے زیادہ قُربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؁

جاوید اقبال اختر

درخواستِ دُعا : مکرم سیّد عارف احمد صاحب موتی ہاری (بہار) کے پھوپھا مکرم عبدالجبار صاحب آجکل سخت علیل ہیں ان کی کامل صحت کے لئے نیز سیّد عارف احمد صاحب انٹرمیڈیٹ کا امتحان دے رہے ہیں اُن کی امتحان میں نمایاں کامیابی کیلئے احباب دُعا فرمائیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

جلسہ سالانہ قادیان کیلئے حیدرآباد سے ریلوے بوگی کا انتظام

قادیان دارالامان میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے بہت کم وقت رہ گیا ہے گزشتہ چند سالوں سے اس بابرکت اجتماع میں احباب کی شرکت کے لئے حیدرآباد سے ریلوے بوگی کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ تاکہ آندھرا پردیش کی جملہ جماعتوں سے احبابِ جماعت اجتماعی رنگ میں قادیان پہنچیں۔ اور اس طرح اکٹھے سفر کرنے میں بہت سی برکتیں ہیں۔ چنانچہ امسال بھی محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعتِ احمدیہ حیدرآباد کی زیرِ نگرانی ایک ریلوے بوگی کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو ۱۳ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو رات کے آٹھ بج کر پچپن منٹ پر دکشن ایکسپریس کے ذریعہ قادیان کے لئے حیدرآباد سے روانہ ہوگی۔ جو احباب اِس بوگی کے ذریعہ قادیان جانے کے خواہشمند ہوں وہ ۳۰ر نومبر تک اپنے نام قافلہ کی فہرست میں درج کروائیں۔ اور کرایہ بھی ادا فرمائیں۔ تاکہ بعد میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ احبابِ جماعت کو زیادہ سے زیادہ اِس رُوحانی اجتماع کی برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار :- حمید الدین شمس انچارج احمدیہ مُسلم مشن
افضل گنج - حیدرآباد - ۵۰۰۰۱۲ (آندھرا پردیش)

اظہارِ تشکّر و درخواستِ دُعا

میرے نسبتی برادر عزیز محمود احمد پرویز کو سالِ حال خدا کے فضل اور درویشانِ قادیان کی دُعاؤں کے طُفیل (B.E. (Electrical انجینئرنگ بنگلور میں داخلہ ملا ہے۔ الحمدللہ۔ عزیز موصوف میرے خُسر محترم ماسٹر محمد عبدالحلیم صاحب مرحوم آف دیو درگ کا سب سے چھوٹا لڑکا ہے۔ احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ یہ کامیابی اسلام و احمدیت کیلئے اور ہمارے ہر دُو خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔ اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اس خوشی کے موقعہ پر خاکسار ۵ روپے اعانتِ بدر اور ۵ روپے درویش فنڈ میں ارسال کر رہا ہے۔

خاکسار : سیّد جاوید احمد اقبال بنگلور۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,
PHONES:- 52325/52686 P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز :-
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ بکھنیا بازار۔ کانپور (یو-پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے !!
AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

ڈاکٹر سیّد منصور احمد کلینک مظفر پور بہار میں
پریکٹس کا نادر موقع!
ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب کا کلینک مظفر پور (بہار) میں قریباً نصف صدی سے بنی نوعِ انسان کی خدمت کر رہا ہے اور پُورے علاقہ میں اس کی شہرت اچھی ہے۔ اِس اثر کو لمبے عرصہ تک قائم رکھنے اور محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے تعاون کے لئے ہمیں ایک نوجوان احمدی ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو ڈاکٹر صاحب کے ساتھ پریکٹس کرے اور اپنی محنت اور لگن سے اِس علاقہ میں اپنا ایک مقام بنالے۔ انشاء اللہ چند سالوں میں ہزاروں روپے ماہوار کی اُمید ہے۔ PATHALOGICAL LABORATORY اور EXRAY CLINIC بھی قائم کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی احمدی ڈاکٹر یہاں پریکٹس شروع کرنے کا خواہشمند ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر مجھ سے خط و کتابت کرے :
خاکسار : سیّد داوُد احمد "دی بھارت میڈیکل ہال" کلیانی مظفر پور (بہار) ۸۴۲۰۰۱

آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی

احباب جماعتہائے احمدیہ مہاراشٹر اور جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۳۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء کی تاریخوں میں بمبئی میں آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان شرکت فرمائیں گے۔ اس کانفرنس کے افتتاح کے لئے جناب چیف منسٹر صاحب سے درخواست کی گئی ہے۔ نیز بمبئی کے میئر جناب راجہ چھبولکر صاحب مہمانِ خصوصی ہوں گے۔

★ — پروگرام کے مطابق ۱۳ اکتوبر بروز ہفتہ، جلسہ پیشوایانِ مذاہب ۳ بجے بعد دوپہر برلا ہال چوپاٹی، بمبئی میں شروع ہوگا۔ ۱۴ اکتوبر بروز اتوار برلا ہال میں ہی "موجودہ زمانہ میں مذہب کی ضرورت" کے عنوان پر جلسہ، دس بجے صبح سے دو بجے دوپہر تک ہوگا۔ اور چار بجے سہ پہر سے سات بجے شام تک مستورات کا جلسہ ہوگا۔

★ — محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے اعزاز میں استقبالیہ اور پریس کانفرنس کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔

★ — ہندوستان کی تمام جماعتوں اور جماعتہائے احمدیہ مہاراشٹر کی خواتین و احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرکے کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی شرکت کی تحریک کریں۔

★ — مہمانانِ کرام "بمبئی سنٹرل" اسٹیشن پر اتریں۔ ان کے خیر مقدم کے لئے خدام الاحمدیہ کے نوجوان اسٹیشن پر موجود ہوں گے۔

★ — قیام و طعام کا انتظام جماعت بمبئی کے ذمہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق ہلکا سا بستر ہمراہ لائیں۔ قیام کے جماعتی انتظام کے علاوہ جو دوست اور فیملیز سہولت کی خاطر ہوٹل میں ٹھہرنا پسند فرمائیں وہ مبلغ انچارج کو رقم بھجوا کر ہوٹل میں ریزرویشن کروا سکتے ہیں۔

کانفرنس کی کامیابی کے لئے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ احمدیہ
"الحق" بلڈنگ ۱۷ وائی ایم سی اے روڈ بمبئی — ۸

جماعتہائے احمدیہ اُتر پردیش کی تیرھویں سالانہ کانفرنس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حسب فیصلہ جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش کی تیرھویں سالانہ کانفرنس اِس مرتبہ شاہجہانپور میں ۲۴ - ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء بروز بدھ و جمعرات منعقد ہونا قرار پائی ہے۔ جملہ احبابِ جماعت کی خدمت میں عموماً اور اُتر پردیش و راجستھان کی جماعتوں سے خصوصاً درخواست ہے کہ کثیر تعداد میں شمولیت فرماکر کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔

★ — قیام و طعام کی ذمہ داری مقامی احبابِ جماعت اور کانفرنس پر ہوگی۔

★ — مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

★ — اُتر پردیش اور راجستھان کی جماعتیں "چندہ برائے کانفرنس" خاکسار صدر مجلس استقبالیہ کے نام ارسال کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ خط و کتابت صدر مجلس کے نام کی جائے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب و بابرکت فرمائے

جنرل سیکرٹری شاہجہانپور	خاکسار	سیکرٹری
مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی	عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ۔ صدر مجلس استقبالیہ	مکرم محمد شاہد صاحب وسیم ایڈووکیٹ

C/o Ahmadi & Co. Bahadur gunj
SHAHJAHANPUR — 242001 (U.P.)

درخواستِ دعا

میری اہلیہ صاحبہ گزشتہ کئی سالوں سے بوجہ دل کا والو (Valve) بند ہونے کے علیل چلی آرہی ہیں۔ باوجود متواتر معالجہ کے صحت کمزور ہوتی جارہی ہے۔ ڈاکٹر آپریشن کا مشورہ دیتے ہیں۔ بزرگانِ کرام و احبابِ جماعت سے اُن کی صحت اور مناسب حال اسباب مہیا ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ خاکسار: محمد کریم الدین شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

ہفتہ تحریکِ جدید

۱۱ اکتوبر — تا — ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء

تحریکِ جدید کا سال ۳۱ اکتوبر کو ختم ہورہا ہے۔ ہفتہ تحریکِ جدید منانے کے لئے موٴرخہ ۱۱ اکتوبر تا ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ لہٰذا گزارش خدمت ہے کہ امراء و صدر صاحبان، مبلغین، معلّمین کرام اپنی اپنی جماعتوں میں اِس بارے میں جلسے منعقد فرمائیں۔ اور مندرجہ ذیل اُمور کو مدِ نظر رکھیں:۔

(۱) — احباب اِس اختتام پذیر ہونے والے سال کی قابلِ ادا رقوم پوری ادا کریں۔

(۲) — اس سے پہلے کے بقایا دار اپنے بقایوں کی ادائیگی بھی کردیں۔

(۳) — جو احباب اِس مبارک تحریک میں شامل نہ ہوں اُن کو بھی شامل کیا جائے۔

(۴) — تمام افرادِ جماعت سے نئے سال کا وعدہ معہ اضافہ حاصل کیا جائے۔

نوٹ:۔ تمام جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ ہفتہ تحریکِ جدید کی رپورٹ دفتر وکالتِ مال تحریکِ جدید میں ارسال فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اِس ہفتہ کو شایانِ شان رنگ میں منانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس

صوبہ بہار کی جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دوسری آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس اس سال ۳، ۴ نومبر ۱۹۷۹ء کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے مطابق "مھو بھنڈار" موسیٰ بنی مائینز میں منعقد ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

★ — بیرونِ صوبہ جات سے تشریف لانے والے مہمانانِ کرام کے قیام و طعام کا انتظام کانفرنس کی انتظامیہ کے ذمہ ہوگا۔ ★ — موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

★ — صوبہ بہار کی جماعتیں کانفرنس کے لئے فنڈ درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے۔ آمین۔

المعلن: عبدالرشید ضیاء۔ مبلغ بھاگلپور۔ (بہار)

Ahmadiyya Muslim Mission.
TATARPUR ROAD, BHAGALPUR — 2 (Bihar)

ضروری اعلان

گزشتہ کئی سال سے چوہدری مبارک علی صاحب معہ اہل و عیال جماعتِ احمدیہ سے الگ ہیں۔ اِس لئے اگر وہ بطور ایک احمدی کے یا بطور جماعت کے آئندہ کے کوئی معاملہ کریں یا لین دین کریں تو جماعتِ احمدیہ اس کی ہرگز ہرگز ذمہ دار نہ ہوگی۔ کیونکہ ان کا اور اُن کے اہل و عیال کا جماعتِ احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں۔

ایڈیشنل ناظر اُمورِ عامہ قادیان

ولادت

گزشتہ دنوں مکرم حبیب احمد صاحب کمال سعید آباد (حیدرآباد) کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ یہ بچہ مکرم کمال الدین احمد صاحب مرحوم کا پوتا اور محترم اکبر حسین احمد صاحب فیلڈ انجینئر انڈین ائیر لائنز کا نواسہ ہے۔ اس خوشی میں مکرم حبیب کمال صاحب نے مبلغ دس روپے اعانتِ بدر میں دیتے ہوئے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صاحبِ اقبال کرے اور خادمِ دین بنائے۔ آمین

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد (دکن)